صدام پاگل ہو گیا ہے

یا بیرونی طاقتوں نے اسے بیوقوف بنایا ہے!

سعودی عرب جانیوالی تمام افواج کی کمان سعودی حکام کے پاس ہے کسی یہودی یا امریکی کے پاس نہیں

"تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے قائد مولانا محمد مدنی سے جناب ناصر محمد نمائندہ "تکبیر" کا انٹرویو

گزشتہ اگست کی ۲ تاریخ کو عالم اسلام کے ایک اہم رکن ملک کویت پر اس کے پڑوسی ملک عراق نے دن دہاڑے ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کی طرح بلا اشتعال چڑھائی کر دی اور اس کی تمام دولت پر صدام حسین کی فوجیں ٹوٹ پڑیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سعودی عرب کو اپنا اگلا نشانہ بنانے کے لیے اپنی افواج اس کی سرحدوں پر جمع کرنا شروع کر دیں جس کی بنا پر سعودی حکومت نے فوری طور پر امریکی افواج کو اپنے ملک کی حفاظت کے لیے خلیج پہنچنے کی دعوت دے دی۔ اس صورتحال کو دیکھ کر پاکستان کے بعض مذہبی اور سیاسی حلقے کھلم کھلا صدر صدام حسین کی حمایت پر کمربستہ ہو گئے۔ ان حالات میں علامہ محمد مدنی صاحب نے جو متحدہ جمعیت اہلحدیث کے ایک معروف رہنما اور جہلم میں "جامعۃ العلوم الاثریہ" کے سرپرست ہیں، بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ سعودی عرب کی حمایت میں ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کیا اور راولپنڈی میں "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد ملک بھر کا دورہ کر کے مختلف شہروں میں اس کی شاخیں اور دفاتر قائم کیے۔ انہوں نے احتجاجی جلسے جلوس، سیمینار اور پریس کانفرنسوں کے انعقاد کے

علاوہ مساجد میں تقریریں کر کے اور جمعۃ المبارک کے خطبات کے ذریعے اس مسئلے کو اجاگر کیا، جس کے نتیجے میں عام لوگوں کو کویت اور سعودی عرب کے خلاف عراقی جارحیت اور اس کے اصل عزائم کا ادراک ہوا۔ ان کی اس تحریک سے پورا ملک اس ظلم اور زیادتی کے خلاف سراپا احتجاج بن گیا۔ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد مولانا محمد مدنی نے عربی میں ایم اے کیا ہے اور فاضل مدینہ یونیورسٹی ہیں۔ جہلم میں آپ کے مدرسے کی بنیاد امام کعبہ کے دست مبارک سے رکھی گئی تھی۔ گزشتہ ہفتے آپ کی کراچی آمد پر "تکبیر" سے ہونے والی خصوصی ملاقات میں جن اہم امور پر گفتگو ہوئی اس کی تفصیلات ذیل کی سطور میں پیش کی جا رہی ہیں:

س: سعودی عرب میں امریکہ اور دیگر یورپی ملکوں کی افواج کی آمد کے سلسلے میں خود حکومتِ سعودیہ کا اپنا مؤقف کیا ہے۔ اس بارے میں آپ کچھ روشنی ڈالنا پسند کریں گے؟

ج: اس سلسلے میں سب سے بڑی اور بنیادی بات یہ ہے کہ عراق نے اچانک اور غیر متوقع طور پر کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا اور اس کا اگلا اقدام یقینی طور پر سعودی عرب پر قبضہ کرنا اور اسے ظلم کا نشانہ بنانا تھا۔ کیونکہ اس کا مقصد تیل کی پوری دولت پر قبضہ کرنا تھا، جس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو بہت بڑی طاقت بنانا چاہتا ہے۔ اس صورت حال میں کویت پر کیا گزری؟ وہاں ایسا ظلم و ستم ہوا اور ایسی لوٹ کھسوٹ ہوئی کہ ہر قسم کی چیزیں لوٹ کر بغداد پہنچا دی گئیں یہاں تک کہ بعض ایسی مشینریاں، جو وہاں کام کر رہی تھیں، انہیں اکھاڑ لیا گیا اور دیگر تمام قسم کا گھریلو سامان بھی چرا کر بغداد پہنچا دیا گیا۔ غرض یہ کہ وہ لوٹ مار ہوئی، جو شاید تاریخ میں کہیں اور نظر نہ آئے گی۔ بعض عینی گواہوں کے مطابق عورتوں کی عصمتیں تک نہ بچ سکیں۔ اس لحاظ سے تاریخ کا سب سے بڑا ظلم کویت کو سہنا پڑا اور پوری دنیا اکٹھی ہو کر بھی اس کے آنسو نہیں پونچھ سکی۔ صرف بیانات اور میٹنگوں کی حد تک باتیں ہوتی رہی ہیں اور ایک خوف سا طاری ہے کہ اگر معمولی سی لغزش بھی ہوئی تو عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ ان تمام واقعات پر سوائے رنج و غم کے اور کچھ نہ ہو سکا۔ انہی حالات کو بھانپتے ہوئے اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ملک فہد نے اپنے حلیف ملکوں کو اپنے تعاون کے لیے بلایا اور ان کا یہ حق بنتا تھا، کیونکہ

اقوام متحدہ کا منشور بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ اب بروقت وہاں کون پہنچا؟ مصر اور شام کے علاوہ امریکہ سریع الحرکت ہونے کی وجہ سے اپنی فوجوں کو وہاں بھیجنے میں کامیاب رہا۔ پاکستان اور بنگلہ دیش وہاں پہنچے، لیکن بہت دیر سے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سعودی حکومت نے بہت بڑی حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے اپنی جان و مال کی حفاظت کی ہے۔

س: بعض حلقوں کی جانب سے کیے گئے اعتراض کے مطابق اگر سعودی حکومت امریکہ اور یورپ کی بجائے اسلامی ممالک کی ایک مشترکہ فوج کی تشکیل کے ذریعہ اپنے اس دفاع کا انتظام کرتی، تو اسے اس تنقید کا سامنا نہ کرنا پڑتا، جو موجودہ صورتِ حال میں درپیش ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

ج: اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ سعودی عرب مسلسل دس سال تک عراق کی امداد اسی بنیاد پر کرتا رہا کہ ہم مضبوط ہو جائیں۔ عرب ممالک نے اور خصوصاً سعودی عرب اور کویت نے اپنی بے پناہ دولت خرچ کر کے عراق کو اپنا حقیقی بھائی سمجھتے ہوئے اتنا مضبوط کر دیا تھا کہ اس کے پاس بے پناہ فوج ہو گئی، اسلحہ کی فیکٹریاں لگ گئیں، میزائل اور اعلیٰ قسم کا اسلحہ اس نے خود تیار کرنا شروع کر دیا، اس کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی جدید اسلحہ خرید کر اسے اسلحہ کا اسٹور بنا دیا۔ سعودی عرب کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی طاقت بن کر ہم غیر مسلموں کو آنکھیں دکھا سکیں گے، لیکن یہ ساری جدوجہد "سر منڈاتے ہی اولے پڑنے" کے مترادف ثابت ہوئی اور عراق نے اسرائیل یا دیگر غیر مسلم طاقتوں کو کوئی گزند پہنچانے کے بجائے الٹا اپنے ہی عرب اور مسلمان بھائیوں کی تباہی و بربادی شروع کر دی۔ سعودی عرب کی مشترکہ دفاع کے لیے کی جانے والی ساری کوششیں برباد ہو گئیں اور اس کے خوابوں کی تعبیر پوری نہ ہو سکی۔ اب اسے شدت سے احساس ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس نے دس لاکھ سعودی نوجوانوں کو فوراً بھرتی کر لیا ہے، جن کی فوجی تربیت پر دن رات محنت ہو رہی ہے اور اب وہ اس فکر میں ہیں کہ جلد از جلد اتنی کافی طاقت بن جائیں کہ دوسروں کی محتاجی کی ضرورت باقی نہ رہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ بدر و حنین کے فاتحین کے ورثا ایک بار پھر انگڑائی لیں گے اور اسرائیل اور یہود و نصاریٰ کو نیچا دکھا سکیں گے، یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی۔

س: کچھ حلقوں کا موقف یہ ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کی جانب سے کویت پر کیے گئے حملے اور اسکے اتحادیوں کی طرف سے عراق کے خلاف کیے گئے اقدام کے پیچھے باقاعدہ سازش کارفرما تھی اور یہ سارا ڈرامہ خلیج کے تیل کی دولت

اور دیگر قدرتی وسائل پر مغربی طاقتوں کی گرفت مضبوط کرنے اور عرب و اسلامی دنیا کو اس دولت سے محروم کرنے کے لیے رچایا گیا ہے۔ آپ اس سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں؟

ج: یہود و نصاریٰ کی سازش یا مغربی اقوام کی سازش تو آپ اسے کہہ سکتے ہیں، لیکن اگر کوئی سعودی عرب یا کویت کو بھی اس میں ملوث کرے، تو اس قسم کے خیال بدگمانی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ کون چاہتا ہے کہ میرا گھر برباد ہو، عزت لٹ جائے اور ذلت و رسوائی کے بعد وہ کہے کہ یہ میں نے بہت اچھا کیا۔ ظاہر ہے دشمن ہی ایسی بات کر سکتے ہیں۔

سعودی عرب کی بنیاد ہی اسلام اور اخلاص پر ہے، ایسے لوگ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے۔ صدام حسین خود پاگل ہو گیا ہے، یا اسے بیرونی طاقتوں کے ذریعے بیوقوف بنایا گیا ہے؟ اس بارے میں تو صدام اور صدامی ہی بتا سکتے ہیں۔ ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ صدام سوشلسٹ، کمیونسٹ، ملحد اور یہود و نصاریٰ کی بنائی ہوئی بعث پارٹی کا راہنما اور ایک ایجنٹ ہے۔ آج بھی اس کا وزیر خارجہ طارق عزیز ایک عیسائی ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کے سارے راز یہود و نصاریٰ تک پہنچتے رہے ہیں۔ وہ مسلم ممالک کے اجلاسوں کی رپورٹیں، ان کے دشمنوں تک پہنچا کر تعریفی اسناد اور ڈالر حاصل کرتا رہا ہے۔ غرض یہ کہ صدام حسین شیطان اور شیطانی طاقتوں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن گیا ہے۔

س: ایک اور خبر یہ گشت کر رہی ہے کہ امریکی و یورپی عوام کی جانب سے مسلسل اور پر زور احتجاج کی بناء پر ان ملکوں کی افواج خلیج میں عراق سے جنگ کی صورت میں اپنے سپاہیوں کا خون بہانے سے گریزاں اور سخت خوفزدہ ہیں، لہٰذا اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے وہ سعودی حکومت پر زور دے رہی ہیں کہ وہ مسلمان ممالک سے قربانی دینے والے فوجی منگوائے، جنہیں اگلے محاذوں پر بھیجا جا سکے۔ جب کہ یہ طاقتیں اصل گرفت اپنے ہاتھوں میں ہی مرتکز رکھنا چاہتی ہیں۔ آپ کا خیال ہے؟

ج: ان ساری باتوں کی ذمہ داری صدام حسین پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ آج بھی عقل و شعور سے کام لے اور آپس میں مل بیٹھ کر کسی فیصلے پہ پہنچنے کی کوشش کرے، تو یہ ساری کہانیاں اور قصے یہیں ختم ہو سکتے ہیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو پتہ نہیں کیا بنانا چاہتا ہے۔ بعض متعصب، ہٹ دھرم اور مفاد پرست لوگ بغیر کسی سوچ بچار کے صدام اور اس کے غلط اقدام کی حمایت کر رہے ہیں، حالانکہ تقریباً ایک لاکھ پاکستانی

وہاں سے بیروزگار و بے کار ہو کر ذلت و رسوائی اٹھاتے ہوئے پاکستان واپس لوٹے ہیں اور ان کی وجہ سے قریباً ایک لاکھ خاندان شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ بعض پاکستانیوں پر انتہائی قسم کے مظالم ڈھائے گئے اور انہیں بڑے غلط قسم کے سوالات کر کے رنج و الم پہنچایا گیا، مثلاً ایک قافلہ جو واپس آ رہا تھا، اسے عراقی فوجیوں نے روک کر کہا "ہمیں کوئی تحفہ دے کر جاؤ۔" انہوں نے کہا کہ "ہمارے پاس کیا ہے، جو تمہیں دیں؟" اس پر وہ ان کی دو نوجوان لڑکیوں کی طرف اشارہ کر کے بولے کہ "یہ ہمیں دے جاؤ۔" اس کے علاوہ بھی بے شمار ایسے شواہد موجود ہیں، جن کی بنا پر غیور پاکستانی صدام اور صدامیت کی حمایت نہیں کر سکتے۔ کئی بچے صحرا میں پانی کو ترستے ہوئے مر گئے۔ کئی لوگوں کی گاڑیاں وہاں پھنس گئیں، غرضیکہ ایسے ایسے بھیانک مظالم ڈھائے گئے، جن کی مثالیں تاریخ میں نہیں ملتیں۔

اب ظاہر بات ہے کہ جب لڑائی ہو گی، تو اس میں جیسا کہ مشہور ہے، عراق کے پاس زہریلی گیس ہے، جسے وہ استعمال کرے گا۔ اس خوف سے ساری قومیں گھبرا رہی ہیں، کوئی بھی اپنی جان کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ یورپین اقوام مسلمانوں کی خیرخواہ نہیں ہو سکتیں، انہیں تو ایک مجبوری کے طور پر بلایا گیا۔ اصل تحفظ تو مسلمان ہی مسلمان کا کر سکتا ہے۔ اس لیے ہم نے اس بات پر کئی دفعہ زور دیا ہے کہ پاکستان کو وہاں اتنی فوج ضرور بھیج دینی چاہئے کہ پھر سعودی عرب کو کسی اور فوج کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اب سوال اس بات کا پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمارے پاس اتنی فوج ہے بھی یا نہیں؟ میں عرض کرتا ہوں کہ پاکستان کے پاس افرادی طاقت بے پناہ موجود ہے، آپ اسے فوجی ٹریننگ دیتے جائیں اور وہاں بھیجتے جائیں۔ ہم اہلحدیث جمعیت کی حیثیت سے ایک لاکھ نوجوانوں کو فوراً وہاں بھیجنے کو تیار ہیں۔ ان کو کچھ یہاں اور بقیہ وہاں جا کر فوجی تربیت دی جائے۔ ہر مسلمان حرمین شریفین کے لیے تڑپ رہا ہے۔ یہ بے پناہ دولت جو امریکیوں پر خرچ ہو رہی ہے، وہ کیوں نہ مسلمانوں پر خرچ ہو اور وہ ایک بڑی قوت بن جائیں۔ رہا امریکیوں پر موجودہ اخراجات کا مسئلہ، تو جسے بھی گھر بلایا جائے گا، اسے کھانا تو دینا ہی پڑے گا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ صدام آیا، تو اس نے کویت کو انتہائی وحشیانہ طور پر لوٹا اور تباہ و برباد کر دیا، کوئی چیز بھی سلامت نہ چھوڑی، گویا نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ سعودی عرب میں سب کچھ اللہ کے فضل و کرم سے بچ گیا ہے اور موجود ہے۔

وہ چوکیداروں اور محافظوں کو اپنی مرضی سے ادا کر رہے ہیں۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مظلومین کی آہ وپکار اور لٹی ہوئی عزتوں کی سسکیاں کوئی نہیں سن رہا اور آگے بڑھ کر ظالم اور جارح کو کوئی کچھ نہیں کہتا، بلکہ بعض بدبخت تو صدام ظالم کو ہیرو بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ سعودی عرب کی عزت کیوں بچ گئی، عصمتیں کیوں محفوظ ہیں، وہ لوٹ کھسوٹ سے کیوں بچا؟ اس کی بہت سارے لوگوں کو سخت تکلیف ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ پہلے کویت کے داغ کو دھولو اور پھر مسلمان اپنی بے پناہ فوجیں سعودی عرب بھیجیں۔ نہ کوئی امریکی رہے گا، نہ یہودی اور نہ عیسائی، مسلمان اپنی عزت کا تحفظ خود کریں گے۔

س: سننے میں آیا ہے کہ حکومتِ پاکستان خلیج میں امریکی کمان کے تحت پاک فوج کو بھیجنے کے بجائے وہاں مکمل طور پر اپنی کمان کے تحت پاک افواج کو رکھنے کی اہلیت رکھتی ہے اور وہ اس کے لیے آمادہ بھی ہے۔ اس سلسلے میں سعودی حکومت کا موقف کیا ہے، کیا وہ ایسا کرنے پر تیار ہے؟

ج: سعودی وزیر دفاع نے آج سے کافی دن پہلے ایک بین الاقوامی پریس کانفرنس میں اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ سعودی عرب میں موجود تمام ملکی وغیر ملکی افواج کا کمانڈر انچیف صرف سعودی عرب ہوگا۔ کوئی غیر مسلم یا امریکی شخص کمان نہیں کرے گا۔ اس کمان کے تحت سب سے پہلے سعودی عرب کی فوجیں ہوں گی، پھر مصر اور شام کی فوجیں، پھر دیگر مسلمان ممالک کی افواج اور ان کے بعد امریکہ اور دیگر یورپی ملکوں کی فوجیں ہوں گی۔ سعودی وزیر دفاع کے بیان کا مقصد یہ تھا کہ وہ خود بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں اور انہیں مسلمان ممالک پر بھی بھرپور اعتماد ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، کوئی امریکی یا غیر مسلم فوجی محاذ پر کمان نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ ایسی کوئی بات میرے علم میں نہیں ہے کہ پاکستانی فوج کسی اختلاف کی وجہ سے سعودی عرب جانے سے رکی ہوئی ہو، بلکہ اس کے برعکس پچھلے دنوں میری ملاقات صدرِ مملکت سے ہوئی، تو میں نے اس موقع پر براہِ راست یہ سوال اٹھایا کہ آپ اتنی فوج وہاں بھیج دیں کہ پھر غیر مسلموں کی ضرورت ہی نہ رہے، تو انہوں نے یہ وضاحت کی کہ ہمارا رابطہ سعودی سربراہ ملک فہد سے قائم ہے اور اس مسئلے پر ہم سوچ رہے ہیں۔ اللہ کرے ہماری یہ خواہش پوری ہو اور تمام مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے بہترین مواقع میسر ہوں۔

س: سعودی حکومت کا اس بارے میں کیا موقف ہے کہ اس کے ملک میں گزشتہ کئی دہائیوں سے آباد مسلم ممالک اور خصوصاً پاکستان کے شہریوں کو وہ سعودی عرب کی شہریت دے کر انہیں اپنے اصل باشندوں کے مساوی حقوق دے دے، جیسا کہ اکثر مغربی و دیگر ممالک میں یہ نظام رائج ہے۔ اس کا ایک اہم فائدہ یہ ہوگا کہ ایسے تمام مسلمان شہری نہ صرف سعودی مسلح افواج میں شامل ہو کر اس کی مقامی قوت میں اضافے کا سبب بنیں گے، بلکہ اتنے وسیع و عریض رقبے کے مقابل آبادی میں شدید کمی کے خسارے کا بھی سدِ باب ہو سکے گا۔

ج: جہاں تک نیشنلٹی دینے کا تعلق ہے، انھوں نے بہت سے لوگوں کو سعودی نیشنلٹی دی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ سب سے اہم بات وہاں کے اقتصادی امور ہیں، کیونکہ وہ علاقہ اکثر کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی اشیاء بیرونی ممالک سے منگواتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر وہ شہریت کی پالیسی میں تھوڑی سی بھی لچک پیدا کریں، تو پھر پوری دنیا کے مسلمان سعودی عرب میں ہی رہنا پسند کریں گے۔ کیونکہ وہاں مکمل امن اور سلامتی ہے، ہر ایک آدمی کی عزت، مال اور جان محفوظ ہے، اسلامی حدود کا نفاذ ہے، عدل و انصاف علماء کے ہاتھ میں ہے، بلکہ ہر امر میں علماء کی رائے کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ امریکی افواج کو بلوانے کے لیے بھی سب سے پہلے علماء سے فتویٰ لیا گیا، اس کے بعد امریکی افواج وہاں آئیں۔ ایسی صورت میں دنیا کے سارے مسلمان وہاں ہی رہنا پسند کریں گے۔ اتنی بڑی تعداد کے لیے انتظامات کرنا یقیناً وہاں کی حکومت کے لیے پریشانیوں میں اضافہ کر سکتا ہے۔ تاہم وہ گاہے بگاہے نیشنلٹی دیتے رہتے ہیں۔ موجودہ حالات میں ہمیں امید ہے کہ جو غیر سعودی باشندے وہاں فوج میں بھرتی ہوں گے، انہیں سعودی شہریت کے حصول میں آسانی ہو جائے گی۔ جیسا کہ وہاں ڈاکٹرز، انجینئرز اور دیگر شعبوں کے بڑے بڑے ذہین لوگوں کو سعودی حکومت آسانی سے مقامی نیشنلٹی دے دیتی ہے۔